السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صوفیہ کے سلسلوں کے مشائخ مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ لوگوں سے وعدے لیتے ہیں۔ بیعت کرنے والا یہ وعدہ کرتا ہے کہ کبھی خیانت نہیں کرے گا۔ وہ اجتماعی طور پر ذکر کرنے کےلئے راتیں متعین کرلیتے ہیں۔ پھر حلقے بنا کر یا صفیں بنا کر بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کے خاص خاص ناموں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً ''اللہ'' یا ''حی'' ''یا قیوم'' یا ''آہ'' اس دوران وہ دائی ں بائیں جھومتے ہیں۔ ان کے ساتھ دوسرے افراد کی ایک جماعت ہوتی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں، یا دوسرے انبیائے کرام علیہ السلام یا اولیائے کرام کی تعریف میں ترنم کے ساتھ اشعار پڑھتے ہیں۔ عموماً اس دوران طبلے، دف اور دوسرے ساز بجائے جاتے ہیں۔ بعض حاضرین نقدی کی صورت میں نذرانہ بھی پش کرتے ہیں۔جسے ''نقطہ' کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ساز ہوتے ہیں نہ دف اور نہ نقطہ۔

پھر یہ نعد خواں یوں بھی کہتے ہیں: ''یا حسین مدد' یا سیدہ زینب مدد' یا سید بدوی مدد' اے میرے نانا رسول اللہ مدد! یا اولیاء اللہ مدد! بعض لوگ سید بدوی' یا جناب حسین' یا سیدہ زینب وغ سمہ رہ کے نام کی بکری یا نقد رقم کی نذر بھی مانتے ہیں، بعض اوقات جس بزرگ کی نذر مانی جاتی ہے، اس کے مزار پر بینڈھا ذبح کرتے ہیں اور اس بزرگ کی قبر کے پاس رکھے ہوئے صندوق میں نذر کی رقم ڈلتے ہیں۔ براہ کرم یہ وضاحت فرمائیے کہ یہ سب کام جائز ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر فرمائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان مرد اور عورتیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے السام کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کا عہدوپیمان کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جو ہدایات دیں ان کی تعمیل کریں، یہ ہدایات قرآن مجیدش اور صحیح احادیث میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم اپنی اطاعت کے حکم کے ساتھ ہی دیا ہے بلکہ نبی علیہ السلام کیا طاعت کو اللہ نے خود اپنی اطاعت قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات سے ظاہر ہے۔ مثلاً ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

(وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسولَ فَأُولـٰئِكَ مَعَ الَّذينَ أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيهِم مِنَ النَّبِيّـۧنَ وَالصِّدّيقينَ وَالشُّهَداءِ وَالصّـٰلِحينَ وَحَسُنَ أُولـٰئِكَ رَفيقًا) النساء ۴ ۶۹

''اور جو اللہ تعالیٰ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی انبیاء' صدیقین' شہداء اور نیک لوگ یہ بہترین ساتھی (رفیق) ہیں۔''

اور فرمایا:

(مَن يُطِعِ الرَّسولَ فَقَد أَطاعَ اللَّهَ وَمَن تَوَلّىٰ فَما أَرسَلنـٰكَ عَلَيهِم حَفيظًا) النساء ۴ ۸۰

''جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے پیٹھ پھیر لی تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔''

اور فرمایا:

(وَأَطيعُوا اللَّهَ وَأَطيعُوا الرَّسولَ وَاحذَروا فَإِن تَوَلَّيتُم فَاعلَموا أَنَّما عَلىٰ رَسولِنَا البَلـٰغُ المُبينُ) المائدة ۵ ۹۲

''اور تم اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو اور ڈرتے رہو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف وضاحت پہنچا دینا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے کتاب وسنت کی تعلیمات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت قرار دیا ہے اور ان سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا سبب اور گناہوں کی معافی کا باعث فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

(قُل إِن كُنتُم تُحِبّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعونى يُحبِبكُمُ اللَّهُ وَيَغفِر لَكُم ذُنوبَكُم وَاللَّهُ غَفورٌ رَحيمٌ) آل عمران ۳ ۱۳

''اے پیغمبر!) کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پھر میری پیروری کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہیں۔)''

نیز ارشاد ہے:

(قُل أَطيعُوا اللَّهَ وَالرَّسولَ فَإِن تَوَلَّوا فَإِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ الكـٰفِرينَ) آل عمران ۳ ۳۱۔۳۲

''اے پیغمبر! کہہ دیجئے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، پس اگر وہ پھر جائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت نہیں کہ آپ نے خلفائے راشدین یا کسی اور صحابی سے اس انداز کی بیعت لی ہو یا وعدہ لیا ہو جس طرح صوفیہ کے مشائخ اپنے مریدوں سے لیتے ہیں، کہ وہ اللہ کا ذکر اللہ کے خاص خاص مفرد ناموں سے کریں مثلاً اللہ، حی 'قیوم' اور اسے وظیفہ بنالیں ،جسے وہ پابندی سے پڑھیں اور ہر روز یا ہر رات یہ وظیفہ کریں، اور شیخ کی اجازت کے بغیر اللہ تعالیٰ کے کسی اور مقدس نام کا وظیفہ نہ کریں ورنہ ایسا شخص شیخ کا نافرمان اور گستاخ سمجھا جائے گا اور خطرہ ہوگا کہ حق سے تجاوز کرنے کی وجہ سے ان اسماء کے خادم اسے تکلیف پہنچائیں۔ اس کے علاوہ صوفیہ کے ان سلسلوں میں سے ہر سلسلہ کے پیروں کی یہ پوری کوشش ہوتی ہے کہ اپنے مریدوں اور دوسر پیروں کے مریدوں کے درمیان فتنہ فساد کے بیج بوئیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے دین میں تفرقہ ڈال کر الگ الگ فرقے اور جماعتیں بنا دی ہیں۔ ہر کوئی اپنی بدعت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے مریدوں کو دوسرے سلسلہ کے پیروں سے عقیدت رکھنے یا ان کی بیعت کرنے یا ان کے سلسہ میں داخل ہونے سے منع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس قسم کی پابندیاں لگاتے ہیں جو قرآن مجید میں نازل ہوئیں نہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں، اس طرح ان پر یہ آیت صادق آتی ہے:

(اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْہُمْ فِیْ شَیْئٍ اِنَّمَآ اَمْرُہُمْ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّءُہُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ)   (الانعام ٦   ١٥٩

''جنھوں نے اپنے دین میں ترفقہ ڈالا اور (مختلف) گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، پھر وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کچھ کرتے رہے تھے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہیں مذکور نہیں کہ آپ نے مفرد اسم مثلاً حی 'قیوم' حق اللہ وغیرہ کے ساتھ ذکر کیا ہو، یا اس کا حکم دیا ہو اسے روزانہ پڑھنے کے لئے وظیفہ قرار دیا ہو اور نہ کہیں یہ مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے دوستی رکھنے سے منع کیا ہو بلکہ آپ نے انہیں ایک دوسرے سے دوستی اور محبت رکھنے کا حکم دیا اور ان کی تعریف کرتے ہوئے ان کا یہ وصف بیان فرمایا:

(وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُہُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ سَیَرْحَمُہُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ)   (التوبۃ ٩   ٨١

''مومن مرد اور عورتیں باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے، برائی سے روکتے، نماز قائم کرتے، زکوٰۃ دیتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت فرمائے گا۔ اللہ یقیناً غالب اور حکمت والا ہے۔''

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

(لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ)

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا حتیٰ کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[1]

اور یہ بھی ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ 'وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا)

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن بدگمانی سے بچو، سب سے جھوٹی بات ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ اور جاسوسی نہ کرو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو[2]'' جاؤ۔''[3]

چند افراد کامل کر قرآن مجید کی تلاوت 'مطالعہ ،تدبر اور اس کے معانی ومطالب پر غور وفکر کرنا ایک ایسا کام ہے جس کی فضیلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے (٢):

(مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَہُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْہُمُ الْمَلَائِکَۃُ وَذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ)

''جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور اس کا مذاکرہ کرتے ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، فرشتے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان کا ذکر خیر اللہ تعالیٰ ان (مقرف فرشتوں) میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔''[4]

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کا مطلب سمجھایا ہے۔ بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود تلاوت فرماتے تھے اور مجلس میں حاضر صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم سنتے تھے، اس طرح نبی علیہ السلام انہیں تلاوت اور ترتیل کی تعلیم دیتے تھے، بسا اوقات آپ کسی صحابی کو قرآن پڑھنے کا حکم فرماتے کیونکہ آپ کو قرآن سننا بہت پسند تھا۔ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ'' انہوں نے عرض کی: حضور! میں آپ کو سناؤں حالانکہ آپ پر وہ نازل ہوا ہے؟ فرمایا

(فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِیْ)

''ہاں! میرا جی چاہتا ہے کہ کسی سے قرآن سنوں''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے سورۃ النساء میں سے تلاوت شروع کی۔ جب اس آیت پر پہنچے

[5](فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ہٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا)   (النساء ٤   ٤١

''تو فرمایا، بس کرو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔[6]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو وقفہ دے کر نصیحت کرتے تھے کہ اکتاہٹ پیدا نہ ہوجائے۔ مسجد وغیرہ میں ان کی رہنمائی کے لئے اور انہیں دین کی باتیں سکھانے کیلئے تشریف رکھتے تھے، کبھی کبھار انہیں متوجہ کرنے کیلئے یا کسی خاص نکتہ کی طرف توجہ مبذول کرنے کے لئے ان سے سوالات بھی کرتے تھے۔ پھر جب دیکھتے کہ وہ پوری طرح متوجہ ہیں اور جواب سننے کا شوق بیدار ہوگیا ہے تو جواب ارشاد فرماتے۔ اس طرح وہ مسئلہ انہیں خواب یاد ہوجاتا اور اچھی طرح سمجھ میں آجاتا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی بیٹھے تھے کہ اچانک تین آدمی آگئے، ان میں سے دو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجلس) کی طرف آگئے اور ایک واپس چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آکر وہ دونوں رکے۔ ایک کو (حاضرین کے) حلقہ میں جگہ نظر آئی' وہ وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا تو واپس ہی چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (زیر بحث مسئلہ پر بات کرکے) فارغ ہوئے تو فرمایا:

(اَلَااُخْبِرُکُم عَنِ النَّفَرِ ثَلَاثَۃِ؟ اَمَّا اَحَدُھُمْ فَاَوٰی اِلَی اللّٰہِ فَاٰوَاہُ اللّٰہ، وَاَمَّا الآخَرُ فَاسْتَحْیَا اللّٰہُ مِنْہ، وَاَمَّا الآخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰہُ عَنْہُ)

میں تمہیں ان تین آدمیوں کی بات نہ بتاؤں؟ ایک نے اللہ کی طرف جگہ چاہی تو اللہ نے اسے جگہ دی۔[7]''

دوسرے نے شرم کی' تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی[8]

[9]''اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ نے بھی اسے اعراض کرلیا۔

صحیح بخاری میں اور دیگر کتابوں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃً لَایَسْقُطُ وَرَقُھَا؟ وَاِنَّھَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُوْنِي مَاھِیَ؟)

''درختوں میں سے ای درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال مومن کی سی ہے، مجھے بتاؤ وہ کونسا درخت ہے؟''

عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (لیکن میں خاموش رہا۔) پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ جنگلوں کے درختوں میں پڑگئے[10] ! ہمیں بتا دیجئے وہ کونسا درخت ہے؟ فرمایا:

(ھِیَ النَّخْلَۃ)

[11]''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

اس کے علاوہ اور بہت سی مثالیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے، صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر ذکر کرنے کی عملی صورت یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تعلیم دیتے اور ان کی رہنمائی فرماتے، وعظ ارشاد فرماتے، ان کا امتحان لیتے اور فہم وعبرت سے بھرپور تلاوت ہوتی' ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ کے کسی دن یا رات کو خاص کرکے اپنے صحابہ کے ساتھ مل کر باجماعت اللہ تعالیٰ کے کسی مبارک نام کا ذکر اس طرح کیا ہو کہ وہ دائرہ کی صورت میں یا صف بنا کر کھڑے یا بیٹھے ہوں اور نشہ بازوں کی طرح جھومتے ہوں اور نغموں کے سروں، گویوں کے گانوں' دف کی تال' ڈھول کی تھاپ اور سازوں کی آواز پر بے خود ہوکر ناچنے والوں کی طرح تھرکتے ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کام صوفیہ آج کل کرتے ہیں وہ بدعت اور گمراہی ہے ج سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(مَنْ حَدَّثَ فِيْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَالَیْسَ مِنْہُ فَھُوَرَدٌّ)

جس نے ہمارے دین میں بدعت نکالی جو (اصل میں) اس کا جز نہیں تھی' تو وہ مردود ہے'' متفق علیہ۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ نعت خواں اس طرح کے جو الفاظ کہتے ہیں یا حسین مدد' یا سیدہ زینب مدد' یا بدوی یا شیخ العرب مدد' یا رسول اللہ مدد یا اولیاء اللہ مدد وغیرہ یہ زیادہ برا کام ہے اور اس کا گناہ بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ شرک اکبر میں داخل ہے جس کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج ہوجاتا ہے۔ کیونکہ یہ مردوں سے فریاد ہے کہ انہیں بھلائی اور مال دیں، ان کی فریاد رسی کریں، ان سے مشکلات اور تکالیف دور کریں۔ کیونکہ یہاں مدد سے مراد فریاد رسی اور عطا کرنا ہے۔ یعنی جب کوئی شخص کہتا ہے ''مدد یا سیدہ زینب'' یا کہتا ہے ''مدد یا سید بدوی'' تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمیں کچھ خیر عطا فرمایئے اور ہماری تکلیفیں دور کردیجئے اور بلائیں ٹال دیجئے، اس طرح کہنا شرک اکبر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کائنات کے تمام معاملات وہی چلاتا ہے اور مختلف چیزوں کو اسی نے بندوں کے لئے مسخر کر رکھا ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

(ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ اِنْ تَدْعُوْھُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکْفُرُوْنَ بِشِرْکِکُمْ وَلَا یُنَبِّئُکَ مِثْلُ خَبِیْرٍ) (الفاطر ۳۵ ۱۳۔۱۴)

''یہ ہے اللہ، تم سب کا پالنے والا، بادشاہی اسی کی ہے اور اس کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے باریک سے چھلکے کے بھی مالک نہیں، اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے ہی نہیں، اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہاری درخواست قبول نہیں کریں گے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کریں گے۔ (یعنی کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم ہی نہیں کہ یہ لوگ پکارتے اور ہم سے مدد مانگتے رہے ہیں) اور آپ کو خبر رکھنے والے (اللہ تعالی) کی طرح کوئی اور یقینی خبر نہیں دے سکتا۔''

اس آیت میں ان کے پکارنے کو شرک کہا گیا ہے۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

(وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَآءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِھِمْ کٰفِرِیْنَ) (الاحقاف ۴۶ ۵۔۶)

''اس سے زیادہ گمراہ کون ہوسکتا ہے جو اللہ کے سوا ایسے (معبود) کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کرے۔ وہ (معبود) تو ان (پکارنے والوں) کے پکارنے سے بے خبر ہیں اور جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو وہ ان

''کے دشمن بن جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے ۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اللہ کے سوا جن انبیاء واولیاء کو پکارا جاتا ہے وہ پکارنے والوں کی نداؤں سے بے خبر ہیں اور کبھی ان کی درخواست قبول نہیں کر سکتے ۔ قیامت کے دن وہ ان پکارنے والوں کے دشمن بن جائیں گے اور اس بات سے انکار کر دیں گے کہ ان مشرکوں نے کبھی ان بزرگوں کی پوجا کی ہو ۔ (یعنی صاف کہہ دیں گے کہ تم نے ہماری پوجا نہیں کی تھی 'ہمیں بالکل علم نہیں ۔) ایک اور مقام پر ارشاد ہے :

اَیُشْرِکُوْنَ مَالَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّ ہُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَہُمْ یَنْصُرُوْنَ وَاِنْ تَدْعُوْہُمْ اِلَی الْہُدٰی لَا یَتَّبِعُوْکُمْ سَوَآءٌ عَلَیْکُمْ اَدَعَوْتُمُوْہُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْہُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ) (الاعراف ۷ ۱۹۱ ۔ ۱۹۴

''کیا یہ لوگ ان کو شریک کرتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں ۔ وہ ان (مشرکوں) کی مدد نہیں کر سکتے نہ وہ خود اپنی مدد کرتے ہیں ۔ اگر تم ان (مشرکوں) کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہاری پیروری نہیں کرتے ، تمہارے لئے برابر ہے کہ انہیں پکارو یا خاموش رہو ۔ (اے مشرکو!) جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہیں ، تو اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری درخواست قبول کریں ۔ (پھر کیوں وہ تمہاری حاجت روائی نہیں کرتے ؟ '')

دوسرے مقام پر فرمایا :

(وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ لَا بُرْہَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ) (المومنون ۲۳ ۱۱۷

''جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو بھی پکارتا ہے اس کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ کافر فلاح نہیں پائیں گے ۔ ''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کو چھوڑ کر مردوں وغیرہ کو پکارتا ہے ، اسے فلاح نصیب نہیں ہوگی کیونکہ وہ غیر اللہ کو پکار کر کفر کا ارتکاب کر چکا ہے ۔

اور رہی آپ کی چوتھی بات تو ایسے کام کی نذر ماننا جن سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل ہوتی ہے ، یہ بھی عبادت ہے ۔ مثلاً جانور ذبح کرنے اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کی نذر ماننا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نذر پوری کرنے والے کی تعریف کی ہے اور اسے اجر وثواب دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

(یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ) (الانسان ۷۶ ۷

''وہ نذر پوری کرتے ہیں ''

(وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَۃٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ) (البقرۃ ۲ ۲۷۰

''تم جو کچھ خرچ کرتے ہو یا جو نذر مانتے ہو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے ۔ ''

لہٰذا جو شخص کسی ایسے کام کی نذر مانے جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے تو اس پر اس کی نذر کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کے لئے جانور ذبح کرنے کی نذر مانے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے ، اس نذر کا پورا کرنا حرام ہے ، اس کا فرض ہے کہ شرک سے اور تمام شرکیہ اعمال سے توبہ کرے ۔ ارشاد ربانی ہے :

(قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ) (الانعام ۶ ۱۶۲ ۔ ۱۶۳

''اے پیغمبر!) فرمادیجئے! بے شک میری نماز 'میری قربانی 'میری زندگی 'میری موت (سب کچھ) اللہ رب العالمین کے لئے ہے ۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں ۔) ''

نیز فرمان الٰہی ہے :

(اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (۱) فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الْاَبْتَرُ) (الکوثر ۱۰۸ ۱ ۔ ۲

''ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے ۔ لہٰذا اپنے رب کے لئے نماز ادا کیجئے اور قربانی کیجئے ۔ ''

لہٰذا مسلمان کا فرض ہے کہ کتاب اللہ کی پیروی کرے ، جناب رسول اللہ کے طریقے پر چلے ، اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق اس کی عبادت کرے ، دعا صرف اسی سے کرے اور باقی تمام عبادتیں بھی ۔ مثلاً نذر ، توکل 'اور سختی نرمی ہر حال میں اسی کی طرف رجوع کرنا ، خالص اسی کے لئے انجام دے ۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ ۔ رکن : عبداللہ بن قعود ، عبداللہ بن غدیان ، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی ، صدر عبدالعزیز بن باز

---

[1] صحیح بخاری حدیث نمبر : ۱۷ ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر : ۲۰ ۔ جامع ترمذی حدیث نمبر : ۲۵۱۷ ۔ کتاب الایمان ابن مندہ حدیث نمبر : ۲۹۵ ۔

[2] حدیث کا لفظ ''لاید ابروا ،، ہے ۔ اس کا مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ ''چغلی نہ کھاؤ ،،

[3] مسنداحمدج : ۲، ص : ۲۴۵، ۳۱۲، ۲۸۷، ۳۴۲، ۴۶۵، ۴۹۲، ۵۰۷، ۵۱۷، ۵۳۹ ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر : ۵۱۴۳ ۔

[4] صحیح مسلم حدیث نمبر : ۲۶۹۹ ۔

[5] ،، آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ''اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ لائیں گے ؟

[6] صحیح بخاری حدیث نمبر : ۵۰۴۹ ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر : ۸۰۰ ۔ ابی داوٗد حدیحث نمبر : ۳۶۶۸ ۔ ترمذی حدیث نمبر : ۳۰۲۷ ۔

[7] یعنی وہ علمی مجلس میں آیا جس میں اللہ کی باتیں ہورہی تھیں ، تو اسے ثواب ملا اور وہ الہ سے قریب ہوگیا ۔

[8] یعنی اللہ نے اس کی شرم رکھی ، اسے ثواب سے محروم نہیں رکھا ۔

[9] جب اس نے علم وذکر میں رغبت کا اظہار نہیں کیا تو ثواب اور رحمت سے محروم رہا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر : ۶۶، ۴۷۴، صحیح مسلم حدیث نمبر : ۲۱۷۶ ۔

[10] یعنی مختلف درختوں کے بارے میں سوچنے لگے شاید فلاں درخت ہے یا فلاں درخت ہے ۔

[11] صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۱، ۷۲، ۲۲۰۹، ۴۶۹۷، ۵۴۴۴، ۶۱۳۲، ۶۱۴۴ ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر : ۲۱۶۵ ۔ ترمذی حدیث نمبر : ۲۸۷۱

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 178

محدث فتویٰ